روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 27-اپریل 2011ء 22جمادی الاوّل 1432 ہجری 27 شہادت 1390ھش جلد 61-96 نمبر 95

نماز باجماعت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم کی مسجد میں جا کر انہیں عشاء کی نماز پڑھاتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب اذا طول الامام حدیث نمبر 659)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ دوستی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے۔ اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔

بخاری میں ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شئے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے۔ جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی، بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی تکذیب کی کچھ پروا نہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پروا کرتے ہیں وہ خلق کو معبود بناتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی پروا نہیں کرتے۔ آگے خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ دنیا کھچی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 506)

قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر چیز بابرکت ہو جاتی ہے جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 31)

یکم نومبر 1905ء بمقام دہلی حضرت مسیح موعود نے حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر دعا کی اور دعا کو لمبا کیا واپس آتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے راستہ میں فرمایا۔

بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے ان کے واسطے ان کے مزار پر ہم گئے۔ ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور دیگر بہت دعائیں کیں۔ لیکن یہ دو چار بزرگوں کے مقامات تھے جو جلد ختم ہو گئے اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہیں یہی خیال تھا کہ واپس آتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے ہوئے الہام ہوا۔ دست تو دعائے تو ترحم زخدا

(ملفوظات جلد چہارم ص 528)

بے ذوقی کی وجہ سے ترکِ نماز نہ کرے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”جب کبھی ایسی حالت ہو کہ اُنس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہیے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ، استغفار، تضرع۔ بے ذوقی سے ترکِ نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے۔ جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر اس کو لذت اور سرور آ جاتا ہے۔ پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے اور تھکنا مناسب نہیں آخر اسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جاوے گا۔

دیکھو پانی کے لئے کس قدر زمین کو کھودنا پڑتا ہے۔ جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جو تھکتے نہیں وہ آخر نکال ہی لیتے ہیں۔ اس لئے اس ذوق کو حاصل کرنے کے لئے استغفار، کثرت نماز و دُعا، مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 310)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

چائلڈ سپیشلسٹ کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر عالیہ احمد صاحبہ ماہر امراض بچگان مورخہ یکم مئی 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریض بچوں کے معائنہ وعلاج معالجہ کیلئے تشریف لائیں گی۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مریض بچوں کے معائنہ کیلئے ہسپتال لائیں اور شعبہ پرچی روم سے رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فریضۂ آساں نماز ہے

مومن پہ اک فریضۂ آساں نماز ہے
پنج وقت دن میں سیرِ گلستاں نماز ہے

معبود سے یہ عبد کا راز و نیاز ہے
جس میں دکھائی دے رُخِ جاناں نماز ہے

نسخہ یہی ہے قلب کی تنویر کے لئے
تاریکیوں میں اک مہِ تاباں نماز ہے

جو لوگ ہیں جہاں میں محافظ نماز کے
ان کی تو خود محافظ و نگراں نماز ہے

مُمکن ہو جس طرح بھی ، بچاؤ نماز کو
جنسِ گراں ہے لعلِ بدخشاں نماز ہے

مومن کے واسطے یہ خزینہ دعاؤں کا
لذت کا در ہے عیشِ فراواں نماز ہے

عشقِ خدا میں ڈوب کے کی جائے گر ادا
شعلہ ہے ایک ، شورشِ پنہاں نماز ہے

بے خانمانِ عشق ہیں جو لوگ ہیں فقیر
ان سر پھروں کا کُل سروساماں نماز ہے

میرے نبی ﷺ کی آنکھ کی ٹھنڈک یہی تو تھی
لا ریب لذتِ شہِ خوباں نماز ہے

دل میں ہزار حرف و حکایت کے سلسلے
کہنے کو ایک بزمِ خموشاں نماز ہے

مسجد، بہشتِ عشق ہے عشاّق کے لئے
اِن دل جلوں کا کوچۂ جاناں نماز ہے

دربار میں خدا کے اجازت کا اذن ہے
مولا کا کَرمِ خاک پہ احساں نماز ہے

ہے امتیازِ مومن و مشرک فقط نماز
ایمان گر ہے دل میں تو پہچاں نماز ہے

تُخمِ عبودیت ہے یہ دل کی زمین میں
جو کھینچتی ہے رحمتِ یزداں نماز ہے

سوز و گداز و رقت و عجز و فروتنی
جس میں ہیں، اس کتاب کا عنواں نماز ہے

محشر میں سائبان کی صورت تنے گی یہ
اور اس جہاں میں سایۂ رحماں نماز ہے

یادِ خدا ہی عاشقِ صادق کی ہے غذا
پہچان اس کی دیدۂ گریاں نماز ہے

پروا ہی کیا خدا کو، جو بندہ ہو بے نیاز
بندے کی بے نیازی پہ حیراں نماز ہے

تاریکیوں کو نفس کی پل میں اجال دے
ہر پل رہے جو شمع فروزاں، نماز ہے

عرشی قیامِ لیل تو عاشق کا جشن ہے
اشکوں کا نیم شب میں چراغاں نماز ہے

ا۔ع۔ملک

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر مربی لاس اینجلس امریکہ

جماعت امریکہ کے مغربی ساحل کی جماعتوں کا 25واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں ہر لحاظ سے جماعت احمدیہ مستحکم ہو رہی ہے اور خلافت احمدیہ کے بابرکت سایہ تلے دن رات ترقی کی منازل کی طرف رواں دواں ہے۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے جب میں سیرالیون میں تھا تو مکرم محترم مولانا محمد صدیق گورداسپوری وہاں امیر و مشنری انچارج تھے۔ چونکہ وہ امریکہ میں بھی امیر و مشنری انچارج رہ چکے تھے لہٰذا خاکسار نے ایک دن ان سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ امریکہ کی جماعت کی کچھ سلائیڈز اگر ان کے پاس ہوں تو مجھے عنایت فرما دیں۔ انہوں نے ازراہ نوازش امریکہ جماعت کے فنکشنز کی کچھ سلائیڈز مجھے عطا فرمائیں۔ ایک عید کے موقع پر لی گئی سلائیڈز میں مشکل سے 20،25 احباب ہوں گے۔ یہ واشنگٹن کی جماعت کی تصویر تھی۔ اب ماشاء اللہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں 70 سے زائد جماعتیں مستحکم طور پر دن رات دعوت الی اللہ و تربیت کے کاموں میں مصروف ہیں اور تعمیر بیوت الذکر و مشن ہاؤسز کا کام جاری ہے۔

جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ یہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بھی ہر سال بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ ورجینیا کے علاقہ میں امریکہ جماعت کا 62واں جلسہ سالانہ 2010ء میں ہوا۔ پھر دسمبر 2010ء کے مہینہ میں لاس اینجلس کے علاقہ میں بیت الحمید کی شاندار نئی بلڈنگ میں یہاں کا 25 واں جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ امریکہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ امریکہ کی مغربی ساحل پر بسنے والی جماعتوں کا تھا۔ ہزاروں میل کے فاصلے ہونے کی وجہ سے ہر ایک کا سفر کر کے بڑے جلسہ میں شامل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے مغربی ساحل پر بسنے والی جماعتوں نے احباب جماعت کی سہولت کی خاطر یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ 24، 25 اور 26 دسمبر 2010ء تین دن یہ پچیسواں جلسہ سالانہ اپنی روایات کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

محترم مکرم امیر جماعت احمدیہ امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرما دی تھی۔ اس کمیٹی کے درج ذیل افسران تھے۔

1۔ افسر جلسہ سالانہ۔ مکرم عمران جٹالہ صاحب

2۔ افسر جلسہ گاہ۔ مکرم مونس چوہدری صاحب

3۔ افسر خدمت خلق۔ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب و مکرم ناصر نور صاحب

4۔ خواتین کے جلسہ کا ایک سیشن الگ بھی ہوتا ہے اس کی ذمہ واری محترمہ بشریٰ باجوہ صاحب کے ذمہ تھی جو کہ منتظمہ اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔

5۔ افسر رابطہ کے فرائض مکرم محترم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر یو۔ ایس۔ اے اور صدر جماعت لاس اینجلس ایسٹ نے انجام دیئے۔

امسال جلسہ سالانہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دور و نزدیک کی جماعتوں سے تیرہ صد 1300 سے زائد افراد شامل ہوئے جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک الگ سیشن رشتہ ناطہ کے بارہ میں بھی ہوا جس کی صدارت مکرم ملک وسیم صاحب نائب امیر امریکہ نے کی اور آپ کی معاونت مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب اور مکرم ناصر ملک صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے کی۔ مکرم ڈاکٹر فاروق پیدر صاحب نے رشتہ ناطہ کے بارہ میں مشکلات کا ذکر اور ان کا حل بتایا اور پھر احباب کے سوالوں کے جواب بھی گئے۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

جلسہ سالانہ کا آغاز 24 دسمبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک ہوا۔ خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی۔

جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن مکرم محترم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔

تلاوت اور ترجمہ کے بعد مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے احباب کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کر کے جلسہ سے بھرپور استفادہ کی تحریک فرمائی۔

پہلی تقریر سان فرانسسکو کے مربی مکرم و محترم جناب امام مبشر احمد صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ”خدا تعالیٰ کی صفت القادر“ کے متعلق تھا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم انور محمود خان صاحب نے ”قرآن کریم متقین کے لئے ہدایت“ کے عنوان پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ تحریک جدید کے نیشنل سیکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرم رشید رینو صاحب جو کہ پورٹ لینڈ سے تشریف لائے تھے اور وہاں کی جماعت کے فعال صدر ہیں اور سفید فام امریکن احمدی ہیں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت و تعلیم حب الوطنی کے بارہ میں بڑے احسن انداز میں بیان کی۔

ان تقاریر کے بعد آج کے جلسہ کا پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے اختتام پذیر ہوا۔ شام کو نمازوں کی ادائیگی اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد چند اجلاسات ہوئے جن میں ایک خصوصی اجلاس واقفین نو کا تھا۔ جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے فرمائی۔

اسی طرح ایک اور سیشن جو کہ فنانس سے تعلق رکھتا تھا مکرم مرزا نصیر احسان صاحب نیشنل سیکرٹری فنانس نے پیش کیا جس کی صدارت مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر نے فرمائی۔ اس سیشن میں ویسٹ کوسٹ کی جماعتوں سے آئے ہوئے سیکرٹریان مال شامل ہوئے۔ اسی طرح ایک اور ورکشاپ داعیان الی اللہ کے ساتھ ہوئی جس کو مکرم محمد احمد چوہدری صاحب نے conduct کیا تھا۔

دوسرا دن نماز تہجد اور درس القرآن

ہفتہ کے دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد سے ہوا۔ نماز تہجد ہمارے ایک نوجوان مکرم عمر احمد ملک صاحب نے پڑھائی۔

نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد درس القرآن بھی ہوا جو ہمارے بھائی عبدالرقیب ولی صاحب نے دیا۔ آپ ایفرو امریکن ہیں اور مرسڈ جماعت کے صدر بھی۔ آپ نے سورۃ الصّف کی چند آیات کا درس دیا۔

ہفتہ کے دن کا پہلا سیشن

اس اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر امریکہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر سان ڈیگو کے صدر صاحب مکرم ڈاکٹر طاہر اعجاز صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ”قدرتی آفات کب الٰہی نشان بنتے ہیں“ آپ کی تقریر کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب نے ”حضرت مسیح موعود کا پیدا کردہ روحانی انقلاب“ کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی۔

اس کے بعد ایک نوجوان مکرم رضوان جٹالہ صاحب نے ”عوام الناس کی خدمت کرنے کے لئے کن صفات کا حامل ہونا ضروری ہے“ کے عنوان پر بڑے احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔ پھر مکرم مظفر احمد صدیقی صاحب نے جو کہ لوکل جماعت کے سیکرٹری تربیت بھی ہیں نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی سیرت و سوانح پر تقریر کی۔ مکرم حارث ظفر صاحب جو کہ پورٹ لینڈ سے تشریف لائے تھے اور خدام الاحمدیہ امریکہ کے سیکرٹری دعوت الی اللہ ہیں نے ”نوجوان کس طرح حال اور مستقبل کے چیلنجز سے نبرد آزما ہو سکتے ہیں“ کے عنوان پر تقریر کی۔

اس تقریر پر یہ اجلاس ختم ہوا اور نماز ظہر و عصر پڑھنے کے بعد سب نے دوپہر کا کھانا کھایا۔

دوسرا سیشن

اس اجلاس کی صدارت مکرم محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مشنری انچارج امریکہ نے فرمائی۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ناصر محمود ملک صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت امریکہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ ”اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اخلاق رذیلہ سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔“ ملک صاحب نے بڑے احسن رنگ میں نبھایا۔ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے جو کہ وقف عارضی اور تعلیم القرآن کے سیکرٹری ہیں نے ”حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی محبت الٰہی“ کے عنوان پر تقریر کی۔

ایک نظم کے بعد ”محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں“ کے عنوان پر مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر امریکہ نے بہترین رنگ میں احباب کو آگاہ کیا۔ آپ ہیومینیٹی فرسٹ کے امریکہ میں چیئرمین بھی ہیں لہٰذا آپ نے اس حوالہ سے افریقہ، امریکہ، پاکستان اور دیگر ممالک میں بے لوث اور بلا امتیاز مذہب و ملت ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا ”ابتلاؤں کے خوفناک ادوار اور جماعت احمدیہ کا روشن مستقبل“

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب نے صدارتی ریمارکس دیے اور آج کی یہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ کا سیشن

ہفتہ کے دن لجنہ اماء اللہ نے پہلا سیشن اپنا الگ طور پر کیا باقی سب سیشنز میں وہ مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہونے والے پروگراموں میں شامل ہوئیں۔ ان کے سیشن کی صدارت صدر لجنہ اماء اللہ یو۔ ایس۔ اے محترمہ صالحہ ملک صاحبہ نے کی۔ جس میں تلاوت قرآن کریم محترمہ جمرہ ملک صاحبہ نے کی اور ترجمہ طاہرہ صاحبہ نے پیش فرمایا۔ محترمہ بشریٰ باجوہ صاحبہ جو کہ منتظمہ اعلیٰ جلسہ سالانہ تھیں نے welcome ایڈریس دیا۔ محترمہ نادیہ ملک صاحبہ نے ”اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا“ سے متعلق تقریر کی۔ ”رسول اللہ ﷺ محاسبہ نفس کے آئینہ میں“ تقریر محترمہ مصباح رشید امجد صاحبہ نے کی۔ نظم کے بعد جس کا ترجمہ محترمہ رحیمہ واکر صاحبہ نے پیش فرمایا تھا عنبر شاہ صاحبہ نے ”ازدواجی زندگی میں عورت کا اہم کردار حضرت مسیح موعود کی تعلیمات کی

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ایاز احمد طاہر صاحب

کرکٹ ورلڈ کپ 1975ء تا 2011ء

ورلڈ کپ 2011ء میں کھلاڑیوں اور عوام نے جوش وخروش سے حصہ لیا

سب سے پہلا انٹرنیشنل کرکٹ میچ جو کھیلا گیا وہ 25,24 ستمبر 1844ء کو کینیڈا اور امریکہ کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا اور جو سب سے پہلا ٹیسٹ کرکٹ میچ کھیلا گیا وہ آسٹریلیا اور انگلینڈ کی ٹیموں کے درمیان 1877ء کو کھیلا گیا۔ سب سے پہلا سہ فریقی ٹورنامنٹ، انگلینڈ، آسٹریلیا اور ساؤتھ افریقہ کے درمیان 1912ء میں انگلینڈ میں کھیلا گیا۔ اس کے بعد مختلف ٹیمیں ٹیسٹ کرکٹ میں شامل ہوتی گئیں۔ جبکہ پاکستان نے ٹیسٹ کرکٹ میں 1952ء میں شمولیت اختیار کی۔ شروع میں صرف ٹیسٹ کرکٹ ہی کھیلی جاتی تھی لیکن 1971ء میں آسٹریلیا اور انگلینڈ کے درمیان بارش سے متاثرہ ٹیسٹ میچ کا آخری دن ون ڈے کرکٹ کے جنم کا ذریعہ بنا۔ ون ڈے کرکٹ کی مقبولیت کے باعث اس کے ورلڈ کپ کا خیال آیا۔ 1975ء میں پہلا ورلڈ کپ کھیلا گیا اور اب تک ٹوٹل 10 ورلڈ کپ ہو چکے ہیں جن میں سے 4 آسٹریلیا، 2 ویسٹ انڈیز، 2 ہندوستان، ایک پاکستان اور ایک سری لنکا جیت چکا ہے۔ ان ورلڈ کپس کا مختصر احوال پیش ہے۔

پہلا ورلڈ کپ 1975ء

کرکٹ کا پہلا ورلڈ کپ 1975ء میں انگلینڈ کی سرزمین پر منعقد ہوا۔ 60,60 اوورز پر مشتمل اس ورلڈ کپ میں 8 ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل ویسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کے درمیان لارڈز لندن میں ہوا اور یہ ورلڈ کپ ویسٹ انڈیز نے جیتا۔ کپتان کلائیو لائیڈ 102 رنز بنا کر فائنل کے مین آف دی میچ تھے۔

دوسرا ورلڈ کپ 1979ء

یہ ورلڈ کپ بھی انگلینڈ میں کھیلا گیا۔ 8 ٹیموں نے شرکت کی۔ فائنل مقابلہ انگلینڈ اور ویسٹ انڈیز کے درمیان لارڈز لندن میں کھیلا گیا اور فتح ایک بار پھر ویسٹ انڈیز کے حصہ میں آئی۔ ویوین رچرڈ 138 رنز بنا کر مین آف دی میچ کے حقدار قرار پائے۔

تیسرا ورلڈ کپ 1983ء

متواتر تیسری بار ورلڈ کپ کی میزبانی انگلینڈ کے حصہ میں آئی۔ اس میں بھی 8 ٹیموں نے حصہ لیا اور ویسٹ انڈیز کی ٹیم جس کو اس وقت کالی آندھی کہا جاتا تھا۔ اس نے پھر فائنل تک رسائی حاصل کی اور فائنل میں مقابلہ بھارت سے ہوا۔ بھارت نسبتاً کمزور ٹیم تھی لیکن اس نے کپیل دیو کی قیادت میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لارڈز میں کھیلے جانے والے فائنل میں ویسٹ انڈیز کو شکست دے کر ورلڈ کپ اپنے نام کر لیا اور مہندر امرناتھ 12 رنز کے عوض 3 وکٹیں حاصل کر کے اور 26 رنز بنا کر مین آف دی میچ قرار پائے۔

چوتھا ورلڈ کپ 1987ء

اس ورلڈ کپ کی میزبانی کا شرف پاکستان اور انڈیا کو ملا۔ 8 ٹیموں نے شرکت کی۔ پاکستان اور انڈیا جو فیورٹ سمجھی جاتی تھیں دونوں سیمی فائنل میں ہار گئیں اور فائنل مقابلہ دو روایتی حریفوں انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان کلکتہ میں کھیلا گیا۔ فائنل میں ڈیوڈ بون نے 75 رنز بنائے اور مین آف دی میچ قرار پائے اور پہلی بار آسٹریلیا کی ٹیم ورلڈ کپ کی فاتح بنی۔

پانچواں ورلڈ کپ 1992ء

یہ ورلڈ کپ دو ممالک نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں مشترکہ طور پر کھیلا گیا۔ اس سے پہلے کھلاڑی سفید وردی پہنتے تھے اور سرخ گیند استعمال ہوتی تھی۔ یہ پہلا موقع تھا جب رنگین وردی، سفید گیند اور کالی سائیڈ سکرین کا استعمال کیا گیا اور اس ورلڈ کپ سے ڈے اینڈ نائٹ میچز کا بھی آغاز ہوا۔ اس ورلڈ کپ میں بارش کی وجہ سے کئی میچز متاثر ہوئے۔ 9 ٹیموں نے شرکت کی۔ فائنل مقابلہ پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان میلبورن میں کھیلا گیا۔ عمران خان کی قیادت میں پہلی بار پاکستان ورلڈ چیمپئن بنا۔ وسیم اکرم مین آف دی میچ قرار پائے۔ اس ورلڈ کپ سے مین آف دی ٹورنامنٹ کے ایوارڈ کا بھی آغاز ہوا اور مین آف دی ٹورنامنٹ اس ورلڈ کپ میں 456 رنز بنانے والے نیوزی لینڈ کے مارٹن کرو قرار پائے۔

چھٹا ورلڈ کپ 1996ء

یہ ورلڈ کپ تین ممالک پاکستان، بھارت اور سری لنکا میں مشترکہ طور پر کھیلا گیا۔ 12 ٹیموں نے شرکت کی۔ پاکستانی ٹیم کوارٹر فائنل میں بھارت سے ہار کر باہر ہوگئی۔ سری لنکا اور آسٹریلیا کی ٹیموں کے درمیان قذافی سٹیڈیم لاہور میں فائنل کھیلا گیا۔ سری لنکا کو فتح نصیب ہوئی اس وقت اس ٹیم کی قیادت ارجنا رانا ٹنگا کر رہے تھے۔ اروندا ڈی سلوا نے فائنل میں 107 رنز بنا کر اور 3 وکٹیں لے کر مین آف دی میچ کا اعزاز حاصل کیا اور اس ورلڈ کپ میں اچھی کارکردگی دکھانے والے سنیتھ جے سوریا 221 رنز بنا کر اور 7 وکٹیں حاصل کر کے مین آف دی ٹورنامنٹ رہے۔

ساتواں ورلڈ کپ 1999ء

اس ورلڈ کپ کی میزبانی ایک بار پھر انگلینڈ کے حصہ میں آئی۔ اس ورلڈ کپ میں پہلی بار سپر سکس راؤنڈ کھیلا گیا۔ فائنل میچ پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان لارڈز لندن میں کھیلا گیا۔ پاکستانی ٹیم صرف 132 رنز بنا سکی اور ورلڈ کپ آسٹریلیا نے دوسری بار سٹیو واہ کی قیادت میں اپنے نام کیا۔ شین وارن مین آف دی میچ قرار پائے اور اس بار مین آف دی ٹورنامنٹ کا اعزاز حاصل کرنے والے جنوبی افریقہ کے لانس کلوزنر رہے۔ 281 رنز بنائے اور 17 وکٹیں حاصل کیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سارے ٹورنامنٹ میں لانس کلوزنر کو باؤلرز صرف ایک بار آؤٹ کر سکے۔

آٹھواں ورلڈ کپ 2003ء

یہ ورلڈ کپ مشترکہ طور پر تین ممالک جنوبی افریقہ، زمبابوے اور کینیا میں کھیلا گیا۔ اس میں کئی نئی ٹیمیں بھی شامل ہوئیں۔ کینیا جو ایک کمزور ٹیم تھی وہ اس ورلڈ کپ کے سیمی فائنل تک پہنچی۔ فائنل میچ آسٹریلیا اور انڈیا کے درمیان جوہانسبرگ میں کھیلا گیا اور آسٹریلیا نے تیسری بار ورلڈ کپ میں کامیابی حاصل کی۔ کپتان رکی پونٹنگ نے 140 رنز بنائے اور مین آف دی میچ قرار پائے۔ سچن ٹنڈولکر نے اس ٹورنامنٹ میں 673 رنز بنائے اور 2 وکٹیں حاصل کیں اور مین آف دی ٹورنامنٹ قرار پائے۔

نواں ورلڈ کپ 2007ء

یہ ورلڈ کپ ویسٹ انڈیز میں کھیلا گیا۔ اس ورلڈ کپ میں بنگلہ دیش نے انڈیا کو ہرا کر اور آئرلینڈ نے پاکستان کو ہرا کر اپ سیٹ کر دیئے۔ یوں دونوں بڑی ٹیمیں پہلے راؤنڈ میں ہی باہر ہو گئیں۔ سری لنکا اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلا جانے والا فائنل بارش سے متاثر ہوا اور 38,38 اوورز کا میچ ہوا۔ یہ میچ بھی آسٹریلیا نے جیتا۔ یوں آسٹریلیا متواتر تین دفعہ ورلڈ کپ جیتنے والا پہلا ملک بن گیا اور مجموعی طور پر 4 مرتبہ ورلڈ کپ جیتا۔ ایڈم گلکرسٹ 149 رنز بنا کر مین آف دی میچ قرار پائے اور مین آف دی ٹورنامنٹ آسٹریلیا کے گلین میگراتھ رہے۔ انہوں نے 26 وکٹیں حاصل کیں۔ یہ کسی بھی ورلڈ کپ میں حاصل کی جانے والی سب سے زیادہ وکٹیں تھیں۔

دسواں ورلڈ کپ 2011ء

یہ ورلڈ کپ مشترکہ طور پر تین ممالک بھارت، سری لنکا اور بنگلہ دیش میں کھیلا گیا۔ 14 ٹیموں نے اس ورلڈ کپ میں شرکت کی۔ ٹیموں کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ گروپ اے میں آسٹریلیا، پاکستان، نیوزی لینڈ، سری لنکا، زمبابوے، کینیڈا اور کینیا شامل تھیں۔ جبکہ گروپ بی میں بھارت، جنوبی افریقہ، انگلینڈ، ویسٹ انڈیز، بنگلہ دیش، آئرلینڈ اور ہالینڈ کی ٹیمیں تھیں۔ 4,4 ٹیموں نے کوارٹر فائنل میں جگہ بنائی پاکستان اپنے گروپ میں سرفہرست رہا اس ورلڈ کپ میں بنگلہ دیش اور آئرلینڈ نے انگلینڈ کو ہرا کر دو اپ سیٹس کیئے۔ کوارٹر فائنلز راؤنڈ کے بعد 4 ٹیمیں سیمی فائنل میں پہنچیں۔ پاکستان، بھارت، سری لنکا اور نیوزی لینڈ، سیمی فائنل میں سری لنکا کا مقابلہ نیوزی لینڈ اور پاکستان کا مقابلہ روایتی حریف بھارت سے ہوا۔ یوں اس ورلڈ کپ میں ایک ولولہ، جوش اور دلچسپی پیدا ہوگئی۔ دونوں ممالک کی عوام میں بھرپور جوش وخروش تھا اور ہر کوئی یہی کہتا تھا کہ فائنل سے پہلے ورلڈ کپ کا فائنل ہو گیا اور اس ورلڈ کپ کا سب سے اہم اور دلچسپ مقابلہ اس میچ کو قرار دیا گیا۔ 30 مارچ کو پاکستان اور انڈیا کے درمیان موہالی میں کھیلا جانے والا یہ سیمی فائنل پاکستان اپنی ناقص بیٹنگ اور فیلڈنگ کی وجہ سے ہار گیا اور بھارت فائنل میں پہنچ گیا۔ جبکہ دوسرا سیمی فائنل سری لنکا نے اپنے نام کیا۔ یوں فائنل میں بھارت اور سری لنکا کا مقابلہ ہوا۔ دونوں ٹیمیں پہلے ایک ایک دفعہ ورلڈ کپ جیت چکی تھیں اور دوسری مرتبہ ورلڈ کپ جیتنے کا دونوں ٹیموں کے پاس اچھا موقع تھا۔ 2/اپریل کو ممبئی میں دونوں ٹیموں کے درمیان فائنل میچ کھیلا گیا۔ اس میچ میں پہلی بار ایک میچ میں دو دفعہ ٹاس کیا گیا۔ سری لنکا نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 274 رنز بنائے۔ بھارت نے ہدف کا تعاقب شروع کیا تو آغاز کچھ اچھا نہ ہوا۔ لیکن کپتان مہندرا سنگھ دھونی نے کپتانی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی ٹیم کی پوزیشن کو مضبوط کیا اور میچ کے آخر پر چھکا لگا کر اس میچ میں فتح اپنے نام کر لی۔ مہندرا سنگھ دھونی 91 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے اور مین آف دی میچ قرار پائے۔ اس ٹورنامنٹ میں اچھی کارکردگی دکھانے والے یوراج سنگھ نے 362 رنز بنائے اور 15 وکٹیں حاصل کیں اور مین آف دی ٹورنامنٹ قرار پائے۔ یوں بھارت نے دوسری مرتبہ ورلڈ کپ میں فتح حاصل کی۔ آئندہ ورلڈ کپ 2015ء میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں منعقد ہوگا۔

مکرمہ مبارکہ افتخار صاحبہ

میری امی جان محترمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ

میری پیاری امی جان محترمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ مورخہ 5 مارچ 2010ء بروز جمعہ ہمیں چھوڑ کر خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ لیکن ابھی بھی ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے وہ ہمارے اردگرد ہی موجود ہوں۔ کبھی بھی جب دل زیادہ اداس ہوتا ہے تو خوابوں میں آکر دوری کی پیاس بجھاتی ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ نے (-) معاشرے میں عورت کو ایک مقام دیا ہے۔ اگر عورت نیک ہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو، عبادت گزار ہو، بچوں کی نیک تربیت کرنے والی ہو تو اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے فرمایا ہے کہ ایسی عورتیں وہ ہیں جن کے قدموں کے نیچے جنت ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم جولائی 2005)

میری امی جان دسمبر 1935ء میں امرتسر میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد صاحب کا نام حضرت مرزا غلام نبی مسگر تھا۔ جنہوں نے 1907ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔ نہایت مخلص اور دیندار انسان تھے۔ مغل تھے اور شجرہ نسب بہادر شاہ ظفر سے جا کر ملتا تھا۔ امرتسر میں آپ کا پیتل اور جست کے برتن، صندوق اور ڈیکوریشن پیس بنانے کا کارخانہ تھا۔ آپ کا دل ایمان اور جماعت کی محبت سے پُر تھا۔ ہر سال قادیان میں جلسہ سالانہ پر اپنے خاندان کے ساتھ جانا ہوتا تھا اور اس کی بڑے جوش وخروش سے تیاری ہوتی تھی گھر کا نیچے کا حصہ مہمان خانہ تھا۔ جس میں مرکز قادیان سے آئے ہوئے مہمان بھی ٹھہرا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے جب لنگر خانے کے لئے دیگوں کی تحریک فرمائی تو حضرت نانا جان نے سب سے پہلے اپنا نام لکھوایا۔ آپ کی کچھ اولاد پیدائش کے بعد زندہ نہ رہی لیکن آپ نے خدا کی مشیت پر صبر کیا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے لمبی عمر والے 3 بیٹوں اور 3 بیٹیوں سے نوازا۔ میری والدہ بیٹیوں میں دوسرے نمبر پر ہیں۔ ان کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کی اور احمدی مخلص گھرانوں میں شادیاں کیں۔ ہماری نانی جان محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ محترم مولوی جلال الدین صاحب کی بیٹی تھیں جو اس وقت کے مشہور دعا گو بزرگ تھے۔

بچپن کے حالات

والدہ صاحبہ بچپن ہی سے پنجوقتہ نمازوں کی عادی تھیں اور قرآن کریم کی با قاعدہ تلاوت کیا کرتی تھیں۔ گھر کا دسترخوان وسیع تھا اور بہت سے مہمان اور غرباء ہر روز کے مہمان تھے۔ اس لئے مہمان نوازی اور غرباء پروری بچپن ہی سے آپ کی عادت کا حصہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شروع سے ہی مالی کشائش عطا کی ہوئی تھی۔ اس لئے جماعتی تحریکوں اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

امی جان نے اپنی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول امرتسر سے حاصل کی اور ابھی آٹھویں کلاس میں تھیں کہ پارٹیشن ہوگئی۔ پاکستان علیحدہ ملک بن گیا ملک اور حالات بدلنے کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم مکمل نہ کر پائیں مگر دینی علم کافی تھا اور اردو اور انگریزی پر عبور حاصل تھا۔ غرباء کے دکھ درد میں شریک ہونا بچپن ہی سے آپ کا وصف تھا۔ ایک واقعہ سنایا کرتی تھیں۔ جب وہ سکول میں پرائمری کی طالبہ تھیں تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کی ایک استانی کے گھر کے مالی حالات بہت خراب ہیں۔ کسی کو بتائے بغیر اپنا ماہانہ جیب خرچ جمع کرتی رہیں اور عید کے موقع پر ضرورت کی چیزیں انہیں فراہم کیں۔

حضرت اماں جان قادیان سے امرتسر تشریف لاتیں تو امی جان کے گھر بھی تشریف لاتی تھیں اور جہاں بھی اجلاس میں جاتیں امی جان اور ان کی چھوٹی بہن بھی اس میں شامل ہوتیں اور نظمیں بھی پڑھتی تھیں اور یہ فقرہ بڑے شوق سے ہمیں بتایا کرتی تھیں کہ ایک دفعہ حضرت اماں جان فرمانے لگیں۔ میں تو جہاں بھی جاتی ہوں عائشہ کی بیٹیاں میرے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔

امی جان امرتسر سے ہر سال قادیان جلسہ سالانہ پر ضرور جایا کرتی تھیں اور جلسہ کو اکثر یاد کرتی تھیں اور ہمیں واقعات بتایا کرتی تھیں۔ قیام پاکستان سے چند ماہ پہلے اپریل میں ہماری نانی جان کی وفات ہوگئی۔ یہ وہ وقت تھا جب ہندو، مسلم فسادات شروع ہو چکے تھے۔ میری نانی جان موصیہ تھیں۔ آپ یہ واقعہ اکثر سناتی تھیں کہ ٹرک کروایا ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے بڑے معجزانہ رنگ میں جنازہ آرام سے قادیان پہنچا دیا۔ ہندوؤں نے دشمنی کی وجہ سے مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں میں آگ لگا دی تھی۔ لیکن میرے نانا جان حضرت مسیح موعود کا یہ الہام بڑے پُرعزم طریقے سے باآواز بلند دہراتے رہے کہ ''آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے''۔ جس کی برکت سے بہت تیز آگ ان کے کارخانے کے ساتھ آکر بجھ گئی اور اسی طرح گھر بھی آگ سے محفوظ رہا اور حضرت مسیح موعود کا یہ الہام بڑی شان سے پورا ہوا۔ پارٹیشن کے بعد آپ لاہور آ گئیں لیکن ستمبر 1947ء میں والد صاحب بھی اچانک ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ وہ زمانہ یاد کر کے کہتی تھیں ہماری تو دنیا ہی بدل گئی نہ ماں رہی نہ باپ اور نہ گھر۔ نیا ملک اور نئی جگہ اور ساتھ ہی مالی مشکلات بھی شروع ہو گئیں لیکن یہ آپ کی بچپن کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ نے ہر قسم کے حالات کا مقابلہ بہادری سے کیا۔

میری والدہ صاحبہ کی شادی میرے والد محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب سے ہوئی جو محترم میاں محمد یامین تاجر کتب آف قادیان کے بڑے صاحبزادے تھے اور PWD کراچی میں ملازمت کرتے تھے۔ اس طرح امی جان لاہور سے کراچی آ گئیں۔ ابا جان کی پہلی تین بیٹیاں بھی تھیں جن میں سے ایک کی شادی ہو چکی تھی دو چھوٹی بیٹیاں تھیں جن کی اچھے رنگ میں تربیت کی اور شادیاں بھی کیں محترم نانا جان کے ترکہ میں سے جو رقم ملی وہ ساری ہی ان میں سے ایک بیٹی کی شادی اور جہیز کے اخراجات میں خرچ کر دی۔ ابا جان کا راولپنڈی میں تبادلہ ہوا اور ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل ربوہ میں رہائش اختیار کر لی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے روپے کی ضرورت تھی اور کچھ مالی مشکلات کا دور تھا۔ مگر کبھی بھی آپ نے والد صاحب سے بے جا فرمائش نہیں کی بلکہ ہمیشہ کھانے پینے اور لباس میں سادگی اختیار کی۔

والد صاحب کی بیماری کے زمانے کو بڑے صبر، حوصلے اور توکل سے گزارا۔ 1977ء میں والد صاحب کی وفات ہوئی۔ اس وقت چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ تھا اور بظاہر کوئی مالی آمد نہیں تھی لیکن امی جان نے ہمیشہ صرف خدا تعالیٰ پر توکل کیا اور اس کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا کبھی گلہ شکوہ یا پریشانی کا اظہار نہیں کیا اور ہم نے بھی خدا تعالیٰ کی قدرت کے یہ نظارے دیکھے کہ خدا تعالیٰ خود متکفل بن گیا اور آنے والا ہر دن پہلے سے بہتر طلوع ہوتا گیا چھوٹی سے چھوٹی نعمت اور خوشی پر بہت خوش ہوتیں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھیں۔

نمازوں اور تلاوت میں باقاعدگی

والد صاحب کی وفات کے بعد تو گویا آپ نے خدا تعالیٰ سے ہی لو لگا لی تھی۔ پنجوقتہ نماز تو ان کی روح کی غذا تھی۔ بڑے اہتمام سے وضو کرتی تھیں اور سنوار کر نماز ادا کرتی تھیں۔ اشراق کے نوافل کی تعداد اور بعد نماز عشاء نوافل کی تعداد بہت ہوا کرتی تھی۔ دعاؤں میں ہی ان کا دل لگا کرتا تھا۔ ہم نے کبھی ان کو بے جا گھر سے باہر جاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ رشتہ داروں اور محلے داروں کی خوشی وغمی میں شریک ہوتی تھیں اور محلے کے اہم اجلاسوں اور جلسہ جات میں خاص اہتمام سے جاتی تھیں۔ اگر کسی ضروری کام کی وجہ سے نوافل رہ جاتے تو بے چینی کا اظہار کرتی تھیں۔

ہم سب بہن بھائیوں کو بھی پنجوقتہ نماز کی عادت امی جان کی نمازوں سے محبت کو دیکھ کر خود بخود ہی پیدا ہوئی تھی سردی ہو یا گرمی ہو بھائیوں کو صبح فجر کی نماز پر بیدار کر کے بھیجتی تھیں پھر اس کے بعد سب اکٹھے ہو کر قرآن کریم کی خوش الحانی سے تلاوت کرتے یہ سب نظارے اب بھی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ روزانہ تلاوت ان کا معمول تھا اور کافی لمبی تلاوت کرتی تھیں۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور ضرور مکمل کرتی تھیں۔

ہمیشہ اور ہر پریشانی میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتی تھیں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ نے بھی ان کی دعاؤں کی لاج رکھی اور پوری زندگی ان کا ساتھ دیا سارا دن گھر کے کام کاج کے دوران باآواز بلند خوش الحانی سے دعائیں پڑھتی رہتی تھیں۔ بچوں کی تربیت کرتے ہوئے انہیں کسی بات پر زور دینے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی بلکہ اپنا نمونہ سامنے رکھتی تھیں۔ انہیں دیکھ کر نمازوں میں باقاعدگی، قرآن سے محبت، دعائیں پڑھنا خلافت سے محبت MTA اور الفضل سے محبت خود بخود ہم میں آ گئی۔ بچوں کی بھی اچھے رنگ میں تربیت کی۔ سب اولاد فرمانبردار اور دین کی خدمت کرنے والی ہے۔

خلافت سے محبت

خلافت سے امی جان کا تعلق وفادار اور محبت سے پُر تھا۔ خلیفہ وقت کے احکامات کی بجا آوری کرتیں۔ کوئی بھی تحریک ہو صدق دل سے لبیک کہتی تھیں۔ لائیو آنے والے خطبہ جمعہ کو کبھی Miss نہیں کرتی تھیں۔

مہمان نوازی اور سادہ زندگی

امی جان بہت مہمان نواز تھیں۔ گھر میں آنے والے مہمانوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتی تھیں اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کی تواضع کرتی تھیں۔ میری امی جان بہت سادہ تھیں۔ لباس سادہ لیکن صاف ہوتا تھا۔ بستر اور نماز پڑھنے کی جگہ ہمیشہ صاف رہتی تھی۔ امی جان کی سلائی بہت اچھی تھی اور سب بہن بھائیوں کے کپڑے وہ خود ہی سیتی تھیں۔ اچھی حالت میں بعض کپڑوں سے گدیاں سرہانے وغیرہ بنا کر اسے دوبارہ استعمال میں لے آتی تھیں۔ وہ سارا دن

کچھ نہ کچھ کرتی رہتی تھیں یا اخبار، جماعتی رسالے اور کتب وغیرہ پڑھتے دیکھا تھا۔

جمعہ کے دن کا خاص اہتمام کرتی تھیں نہا دھو کر صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر کہتی تھیں یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ صدقات بھی بڑھ چڑھ کر دیتی تھیں اور کوشش ہوتی تھی کہ خود جا کر صدقہ دیں۔ ایک بیوہ کو ہر ماہ کچھ رقم دیتی تھیں جب وہ بیماری کے باعث نہ آسکی تو خود جا کر اس کے گھر رقم دے آیا کرتی تھیں۔ آخر میں اپنے زیور کا کچھ حصہ اور کپڑے مریم شادی فنڈ میں دینے کی خواہش تھی جوان کی وفات کے بعد پوری کر دی گئی۔

MTA کا شوق

MTA شوق سے دیکھتی تھیں اور تقریباً سب پروگرام ہی شوق سے دیکھتی تھیں۔ یہاں تک کہ عربی پروگرام ''الحوار المباشر'' بھی دیکھتی تھیں اور کہتی تھیں کہ اب تو یہ مجھے سمجھ میں آنے لگا ہے۔ TV بند کرتے ہوئے ہمیشہ MTA پر بند کرتیں تا کہ اگلے دن جب کھلے تو MTA ہی نظر آئے۔ میرے بچوں سے بھی اکثر پوچھتی تھیں کہ تمہاری امی فلاں MTA کا پروگرام دیکھتی ہے؟

الفضل سے محبت

الفضل سے حد درجہ محبت تھی۔ اگر کبھی دیر ہو جاتی تھی تو بار بار گیٹ کے چکر لگاتی تھیں کہ ابھی تک آیا نہیں اور پکڑ کر پہلا صفحہ سب سے پہلے پورا پڑھتی تھیں۔

جس طرح مشکل حالات میں آپ نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو پال کر بڑا کیا اس بارے میں کہتی تھیں اگر کسی معاملہ میں پریشان ہو جاتی تھی تو اکثر الفضل کے پہلے صفحہ پر موجود حضرت مسیح موعود کے ارشادات اسی موضوع پر ہوا کرتے تھے اور میرا دل تسلی اور اطمینان سے بھر جاتا تھا۔ وفات سے چند روز پہلے بھی جس رات ہارٹ اٹیک ہوا مجھے کہنے لگی آج کا الفضل نہیں پڑھا۔ اس کا پہلا صفحہ مجھے پڑھ کر سنا دو اور میں نے پورا صفحہ پڑھ کر سنایا۔

باقی ماہانہ رسائل اور نئی شائع ہونے والی کتابیں بھی شوق سے پڑھتی تھیں۔

آخری علالت

ہمیشہ یہ دعا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے اور کسی کا محتاج نہ بنائے۔ چلتے پھرتے ہی اپنے پاس بلالے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔

کمزوری اور بلڈ پریشر تو گزشتہ تین سالوں سے تھا۔ لیکن زیادہ بیمار ایک ہفتہ ہی رہیں۔ کبھی بھی اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کرتی تھیں کہ ہم پریشان نہ ہو جائیں اور بڑے حوصلے سے بیماری کا مقابلہ کرتیں کہ ہمیں احساس بھی نہ ہوتا۔ آخر پر جب ہارٹ اٹیک ہوا ہے تو ہم نے کہا بھی اگر تکلیف ہے تو رات ہی ہسپتال لے جاتے ہیں لیکن کہنے لگیں میں ٹھیک ہوں اگلے دن ہسپتال میں دکھایا تو ڈاکٹر کہنے لگے رات کو تو انہیں ہلکا سا ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور انہوں نے تو ہمیں احساس ہی نہیں ہونے دیا اور چپکے سے ہمیں چھوڑ کر رفیق اعلیٰ کی طرف چلی گئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام دے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بھی امی جان کی نماز جنازہ غائب لندن میں پڑھائی۔ غم کے ان لمحات میں لوگوں نے جنہوں نے گھر آ کر فون، فیکس، خطوط، بذریعہ میل اظہار افسوس اور ہمدردی کیا اور ہماری ڈھارس بندھائی ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

امی جان کی وفات کے بعد یہ شعر دل میں آتا ہے۔ ؎

دل میں اک درد اٹھا، آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں جانے کیا یاد آیا

بقیہ از صفحہ 3۔ جلسہ سالانہ

روشنی میں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ ''خلافت احمدیہ اور نوجوانوں کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے محترمہ مریم رحمان صاحبہ جو مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب کی بہو ہیں نے تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد ناصرات نے مل کر ایک نظم پڑھی جس کا ترجمہ محترمہ منصورہ سراجی صاحبہ نے پیش کیا۔

محترمہ شازیہ سہیل صاحبہ نے ''شہداء لاہور اور ماں بیوی بیٹی کے صبر کا مثالی نمونہ'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد نظم ہوئی۔ جس کا ترجمہ Mary Ahmed صاحبہ نے پیش کیا۔ محترمہ صدر صاحب لجنہ اماء اللہ یو۔ایس۔اے کے صدارتی ریمارکس پر لجنہ کا یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کا آخری دن

جلسہ سالانہ کے آخری دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو عزیزم سید اویس احمد صاحب واقف نو نے پڑھائی۔ اس کے بعد نماز فجر ہوئی اور پھر محترم عاصم انصاری صاحب صدر جماعت ان لینڈ ایمپائر نے درس قرآن کریم دیا۔

آج کے آخری سیشن کی صدارت مکرم ومحترم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ نے کی۔ آپ شعبہ سمعی بصری اور ''الاسلام'' ویب سائٹ کے انچارج کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مرزا نصیر احسان صاحب نے قرآنی تعلیمات احادیث اور حضرت مسیح پاک کے ارشادات کی روشنی میں مالی قربانی کے عنوان پر کی۔ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ذکر حبیب کے عنوان پر حضرت مسیح موعود کے واقعات بیان کئے جس کا سامعین پر ایک خاص اثر ہوا۔

ان دو تقاریر کے بعد محترم عمران جٹالہ صاحب نے دوران سال وفات پا جانے والے احباب کا ذکر خیر کیا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کی رپورٹ پیش کی گئی۔

محترم نسیم رحمت اللہ صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں الاسلام ویب سائٹ اور انٹرنیٹ کے محفوظ استعمال کی طرف احباب کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی اور یوں دعا کے بعد یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

نمائش

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا تھا جس کے انچارج مکرم ڈاکٹر احسن خان صاحب تھے۔ آپ نے اور آپ کی ٹیم نے بڑی محنت کے ساتھ چارٹ تیار کئے جن میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ تعارف بھی شامل تھا۔ دین کے بارہ میں ایک تعارفی پوسٹر، ارکان اسلام کا چارٹ، دو ویڈیو مانیٹرز پر احمدیت کا تعارف، خلفاء کی تقاریر کے منتخب حصے، شہداء لاہور اور بیوت الذکر کی ویڈیوز اس نمائش کے اہم فیچرز تھے۔

نمائش کی تیاری میں مکرم ڈاکٹر کرنل فضل احمد صاحب نے ہمیں ویڈیو بھی بنا کر دی تھی۔

لنگر خانہ

بیت الحمید کی پراپرٹی پر ایک بہت وسیع لنگر خانہ کی عمارت بھی بنائی گئی ہے۔ جس میں ماشاء اللہ 3 سے 4 ہزار تک لوگوں کا کھانا پکایا جا سکتا ہے۔ اس لنگر خانہ کی تعمیر کا کل خرچ مکرم کریم احمد صاحب جو کہ جماعت انلینڈ ایمپائر کے سیکرٹری وقف جدید ہیں نے اپنے مرحوم والدین، مکرم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب اور والدہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ کی طرف سے پیش کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند فرمائے اور محترم کریم احمد صاحب کو جزائے خیر عطا کرے۔ خیال تھا کہ جلسہ کے وقت تک اس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی مگر ایسا نہ ہو سکا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ مکمل ہو گیا ہے اور استعمال ہو رہا ہے۔ ان دنوں میں بارشیں بھی ہو رہی تھیں جس کی وجہ سے انتظامات میں کچھ وقت کا سامنا ہوا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سے ایک دن پہلے بارش رک گئی اور سب کام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئے۔

بک سٹال

اس موقعہ پر مکرم برادر عبدالعلیم رحمان صاحب اور مکرم عبدالغفار صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ کتابوں کا ایک سٹال لگایا۔ یہ دونوں ہر سال یہاں پر ایک سالانہ میلے میں بھی تین ہفتوں کیلئے ایک بک سٹال لگاتے ہیں جس میں باہر سے لاکھوں زائرین آتے ہیں اور پھر اپنے بک سٹال پر آنے والوں کے سوالات کے جواب اور انہیں لٹریچر کی تقسیم اور کتب کی فروخت کا کام بہت اہتمام سے کرتے ہیں اور گزشتہ گیارہ سالوں سے یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزا دے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سب شاملین کو جزائے خیر دے اور سب کام کرنے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

شفقت بے پایاں کی مٹھاس

مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی تحریر کرتے ہیں:۔

ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر چینی کی شدید قلت تھی۔ میں نے مہمانوں کی خدمت میں گڑ کی چائے پیش کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) افسر جلسہ سالانہ تھے۔ برادرم سید عبدالباسط صاحب نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ڈیوٹی افسر جلسہ سالانہ کے دفتر میں ہوا کرتی تھی۔ جلسہ سے ایک روز قبل انہوں نے مجھے ایک چٹ دی۔ اس پر افسر صاحب جلسہ سالانہ کی طرف سے ناظم سپلائی کے نام یہ حکم درج تھا کہ مسعود احمد صاحب دہلوی کو ان کے مہمانوں کے لئے پانچ سیر چینی بلا قیمت دے دی جائے۔ اس کے بعد یہ چٹ ہر جلسہ سالانہ کے موقع پر ملتی رہی اور آج تک ملتی چلی آ رہی ہے۔ اس طرح حضور کی شفقت بے پایاں کی مٹھاس سے ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر میرے ہاں قیام کرنے والے مہمان بھی مسلسل بہرہ یاب ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

اسی طرح حضور کو تحفہ میں پانوں کی جوڑ ڈھولیاں آتی تھیں ان میں سے حضور بہت بڑی تعداد میں پان کے اعلیٰ قسم کے پتے خاکسار کو بھی بھجوایا کرتے تھے۔ خاص طور پر اس نوازش بیجا کی وجہ یہ ہوگی کہ میں دلی کا رہنے والا ہوں اور دلی والے تو ہوتے ہی پان خور مشہور۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 109،110)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم چوہدری بشیر احمد صراف صاحب امیر حلقہ ڈسکہ غربی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے حسان احمد واقف نو اور پوتی بریرہ کنول واقفہ نو بچگان مکرم رانا عبدالرب صاحب و مکرمہ روبینہ عبدالرب صاحبہ نے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ 17/اپریل 2011ء کو بعد از نماز عشاء گھر میں ہی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم بشیر احمد نیر صاحب مربی سلسلہ حال ڈسکہ کوٹ نے عزیزوں سے قرآن مجید کے مختلف حصے سنے۔ عزیزان حضرت میاں اللہ دتہ صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ عہدی پور ضلع نارووال کی نسل سے اور مکرم چوہدری محمد یٰسین صاحب ریٹائرڈ پولیس تھانیدار حال شاہدرہ لاہور کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دونوں بہن بھائیوں کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ خلافت احمدیہ کے اطاعت گزار، سلسلہ کیلئے مفید وجود اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ٹارگٹ پورا کرنے کی پوری کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک مکتوب کے ذریعے تحریک جدید کا ٹارگٹ پورا کرنے کیلئے حسب ذیل ہدایات صادر فرمائیں۔

فرمایا:۔

"آپ اپنی طرف سے پوری کوشش کریں باقی اللہ کا کام ہے فکر نہ کریں جو بھی کمی ہے وہ خود پوری فرما دے گا۔ ٹارگٹ پورا کرنے کیلئے ٹیمیں جماعتوں کے دورے کر رہی ہوں گی جہاں جہاں جائیں میرا محبت بھرا اسلام کہیں اللہ آپ کے ساتھ ہو۔"

(مکتوب گرامی مورخہ 4/اکتوبر 1999ء)

اندریں صورت جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ٹارگٹ پورے کرنے کیلئے ان قیمتی ہدایات کو مدنظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائیہ خطوط کی تحریک

مجلس شوریٰ 2002ء کے مطابق شق نمبر 8 یہ تھی کہ

"نظارت تعلیم روزنامہ الفضل اور ضلعی اور مقامی سیکرٹریان تعلیم کے ذریعہ طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی تعلیمی ترقی کے بارہ میں دعائیہ خطوط لکھوانے کی تحریک کرے۔"

اس فیصلہ کی روشنی میں تمام سیکرٹریان جماعت اور سیکرٹریان تعلیم ضلع سے گزارش ہے کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں اور طلباء/ طالبات کو دعائیہ خطوط لکھنے اور لکھوانے کی تحریک کرتے رہیں اور اپنی ماہانہ رپورٹ کے ذریعہ نظارت کو مطلع فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

نکاح

مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب سیکرٹری جائیداد دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم مظفر کبیر صاحب B.Sc ٹیکسٹائل انجینئرنگ کے نکاح اعلان محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے مورخہ 9/اپریل 2011ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرمہ ماریہ اشرف صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ جرمنی کے ساتھ 5 ہزار یورو حق مہر پر کیا۔ مکرم مظفر کبیر صاحب مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ اور مکرمہ ماریہ اشرف صاحبہ ان کی پوتی ہیں۔ مکرم مظفر کبیر صاحب بطور سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی حلقہ گلشن اقبال کراچی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرم سہیل احمد صاحب ولد مکرم فیاض طاہر صاحب بعمر 16 سال محلہ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ نے مورخہ 16 ستمبر 2004ء کو وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے ہی دفتر ہذا سے رابطہ نہ ہے۔ اگر یہ خود یا ان کے عزیز اعلان پڑھیں تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جلسہ یوم والدین

مکرم منصور احمد صاحب نصرت آباد ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 17/اپریل 2011ء کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ نصرت آباد فارم ضلع میر پور خاص میں جلسہ یوم والدین منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد تین مقررین مکرم قائد صاحب ضلع مکرم مربی سلسلہ صاحب اور مکرم قائد صاحب مجلس مقامی نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں مجموعی طور پر حاضری 60 رہی جس میں نصرت آباد جماعت کے حلقہ خاص کی 100% حاضری تھی۔ پروگرام کے اختتامی کلمات کے بعد دعا مرکزی نمائندہ مکرم منور احمد جج صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل نے کروائی۔

ولادت

مکرم سید عبدالسلام باسط صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ درشہوار سید صاحبہ اہلیہ مکرم سید نجم السحر سبزواری صاحب راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15/اپریل 2011ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام اسریٰ سبزواری تجویز ہوا ہے۔ بچی ننھیال کی طرف سے مکرم سید عبدالباسط صاحب مرحوم نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ و حضرت سید میر مہدی حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے 313 کی نسل سے اور مکرم سید مشتاق احمد صاحب سبزواری (ابن آدم) راولپنڈی کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالحہ، عمر دراز و نیک نصیب والی اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مظفر احمد خالد صاحب مربی ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم حکیم مبشر احمد صاحب ولد مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب معاون ناظر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ بعمر 59 سال مورخہ 20/اپریل 2011ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ دارالعلوم جنوبی ربوہ کے رہائشی تھے۔ تین روز قبل ہی آپ کے مثانے میں پتھری تھی جس کا اسی ہسپتال میں آپریشن ہوا۔ آپریشن کامیاب ہو گیا تھا۔ تین روز بعد تکلیف بڑھ گئی اور وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی اور مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ آپ نے بفضل اللہ تعالیٰ تیس سال دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبہ جات۔ وصایا، دفاتر جلسہ سالانہ، مال آمد میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مخلص دیانتدار اور محنتی جماعتی خدمت کرنے والے کارکن تھے۔ پاکستان کے دور و نزدیک کی جماعتوں میں دورہ کرتے تھے۔ خاندان میں بھی آپ بہت ملنسار، خوش اخلاق اور بہت ہی مہمان نواز سمجھے جاتے تھے۔ ہر رشتہ دار یہی سمجھتا تھا کہ آپ ان سے سب سے زیادہ پیار و محبت کرتے ہیں۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے مکرم محمد اشرف عطاء الحق صاحب، مکرم محمد احسن اکرام الحق صاحب، مکرم ندیم احمد کامران صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ، مکرم منصور احمد صاحب اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

کچی ہلدی کی ضرورت ہے

زمین میں ہلدی لگانے والے زمیندار اصحاب متوجہ ہوں ہلدی دو قسم کی ہوتی ہے ایک پیلے رنگ کی اور ایک سفید رنگ کی۔ سفید رنگ کی ہلدی کو انڈیا میں امبہ ہلدی بھی کہتے ہیں یہ دونوں قسم کی ہلدی ذیابیطس (شوگر کی بیماری) کا بہترین علاج ہے یہ ہلدی جب گاجر کی طرح نرم اور کچی ہو اس وقت کھائی جاتی ہے۔ دونوں قسم کی ہلدی کو ذیابیطس میں علاج کے طور پر استعمال کیا ہوا ہے اس کے بہت اچھے نتائج تھے۔ ہمیں خلق خدا کی خاطر اس کچی ہلدی کی ضرورت ہے۔ غالباً سندھ کے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ جس دوست کو علم ہو اس نمبر پر اطلاع دیں۔

0323-7522589

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

نور ابٹنہ ®
حسن کا نکھار
روایتی ابٹن
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

مکرم محمد ادریس صاحب

میرے والد سیٹھ محمد یوسف صاحب کا ذکر خیر

آج سے اڑھائی سال قبل دنیائے فانی سے حیات جاودانی کی طرف سفر کرنے والے میرے والد محمد یوسف صاحب ہر چند کہ ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن ان کی یادیں آج بھی زندہ ہیں۔ والد صاحب ضلع نواب شاہ کی ان چند شخصیات میں سے ایک تھے جو معاشرے میں اپنے اچھے اخلاق اور نیک انسان کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا آبائی تعلق پنجاب کے مردم خیز خطے سے تھا۔ جس نے بڑی بڑی شخصیات کو جنم دیا اور جنہوں نے انسانی تاریخ میں اپنے انمٹ نقوش چھوڑے۔ نواب شاہ میں جماعت سے ان کے تعلق اور راسخ ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے اپنی پوری زندگی اپنی جماعت اور خلق خدا کے لئے وقف کردی۔ سن شعور سے شہادت تک آپ کی زندگی کا ہر لمحہ احمدی جماعت کی خدمت اور انسانوں سے محبت میں گزرا۔ ہر ایک سے محبت سے پیش آنا آپ کا وصف خاص تھا۔ آج بھی ان کے دوست احباب عزیز رشتہ دار اور ان کے ملنے جلنے والے ان کی خوش اخلاقی اور نیکی کے گن گاتے ہوئے ملیں گے۔

آپ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے دوسرے شہید تھے۔ آپ دوسری صدی کے دوسرے امیر ضلع تھے جو شہید کئے گئے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ضلع نواب شاہ میں دو بیت الذکر تعمیر کروائیں۔ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعۃ المبارک کے دو خطبات میں آپ کا ذکر خیر کیا۔ آپ کو اپنی زندگی میں دو خلفاء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ 1993ء سے وفات تک دو عہدوں امیر ضلع اور صدر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ آپ کی وفات سے پہلے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں وفات پا چکے تھے۔

درخواست دعا

مکرم مرزا عبدالرشید صاحب سیکرٹری وصایا دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ محترمہ فیضی صاحبہ اہلیہ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف سابق نائب وکیل التبشیر حال کینیڈا فریکچر انتہائی خطرناک صورت اختیار کر جانے پر سینس لیس ہوگئی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

کراچی میں نیوی کی دو بسوں میں بم دھماکے 3/افراد جاں بحق 35 زخمی

کراچی میں نیوی کی دو بسوں میں بم دھماکے کے نتیجے میں 3 افراد جاں بحق اور 35 افراد زخمی ہو گئے۔ دھماکہ خیز مواد موٹر سائیکل میں نصب کیا گیا تھا۔ پہلا دھماکہ ڈیفنس فیز ٹو اور دوسرا دھماکہ بلدیہ ٹاؤن میں ہوا۔ گورنر سندھ نے دھماکوں کی تحقیقاتی رپورٹ طلب کرلی۔ زخمیوں کو پی این ایس شفاء منتقل کر دیا گیا ہے۔

نظام چلانا ہے تو آئین پر عمل کرنا ہوگا

سپریم کورٹ نے اٹارنی جنرل کی یقین دہانی کے بعد الیکشن کمیشن کی تشکیل پر دائر درخواست نمٹاتے ہوئے وفاقی حکومت کو الیکشن کمیشن کی تشکیل فوری طور پر مکمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کہا ہے کہ ریاستی ادارہ نامکمل اور غیر فعال ہو تو اس کے فیصلوں کی کوئی حیثیت نہیں، حکومت نے سسٹم چلانا ہے تو آئین اور قانون پر عمل کرنا ہوگا۔

امریکہ آئی ایس آئی کو دہشت گرد تنظیم سمجھتا ہے

برطانوی اخبار گارڈین نے الزام عائد کیا ہے کہ امریکی حکام آئی ایس آئی کو دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہیں۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق گارڈین کو ملنے والی خفیہ امریکی دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ گوانتا ناموبے میں تفتیشی افسران کو دی گئی ہدایات میں آئی ایس آئی کو القاعدہ، حماس اور حزب اللہ کی طرح خطرہ قرار دیا گیا ہے اگر کسی بھی شخص کا آئی ایس آئی سے تعلق ہو تو اسے دہشت گرد یا مزاحمت کار کے طور پر دیکھا جائے۔ دستاویزات میں آئی ایس آئی کو 36 دہشت گرد گروپوں کی فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے۔

رواں مالی سال کے دوران مہنگائی کی شرح میں اضافہ

پاکستان کو جہاں دہشت گردی، بیروزگاری، بدامنی اور لاقانونیت جیسے مسائل کا سامنا ہے وہیں ملک کے لئے مہنگائی بھی سب سے بڑا چیلنج بنی ہوئی ہے اور اشیائے خورونوش کی دن بدن بڑھتی ہوئی قیمتیں عام لوگوں کی پہنچ سے دور ہوتی جارہی ہیں۔ رواں مالی سال کے پہلے 9 مہینوں کے دوران مہنگائی کی شرح 14.20 فیصد رہی۔ مارچ میں افراط زر کی شرح گزشتہ سال کے مقابلے میں بڑھ کر 13.16 فیصد ریکارڈ کی گئی۔

نیٹو طیاروں کا میزائل حملہ، قذافی کا دفتر تباہ 10/افراد جاں بحق

لیبیا میں نیٹو کے جنگی طیاروں کے فضائی حملوں میں لیبیائی صدر کا دفتر تباہ ہوگیا جس کے نتیجے میں 10/افراد جاں بحق ہو گئے تاہم معمر قذافی عمارت میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے محفوظ رہے۔ لڑاکا طیاروں نے تین سرکاری ٹی وی سٹیشنوں کو بھی نشانہ بنایا۔

کراچی کو صوبہ بنانے کا مطالبہ نہیں کیا

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ کبھی ایسا نہیں کہا کہ کراچی کو صوبہ بنا چاہئے۔ سوالیہ انداز میں بات کی تھی جس کو غلط انداز میں بیان کیا گیا، بہاولپور سمیت سرائیکی صوبہ بنا چاہئے لیکن ساتھ ہی باقی صوبوں کے بھی مزید صوبے بننے چاہئیں۔ نئے صوبے کی بھی مخالفت نہیں کی۔

رحمٰن ملک کی ذوالقرنین حیدر کو تحفظ فراہم کرنے کی یقین دہانی

وزیر داخلہ رحمٰن ملک سے سابق وکٹ کیپر ذوالقرنین حیدر نے وطن واپسی پر وزارت داخلہ میں ملاقات کی جس میں انہیں دی جانے والی دھمکیوں، لندن جانے کے محرکات، ان کی سیکیورٹی سمیت دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ذوالقرنین حیدر نے وزیر داخلہ کی جانب سے فراہم کی جانے والی سیکیورٹی پر ان کا شکریہ ادا کیا جبکہ رحمٰن ملک نے کہا کہ حکومت ان کی سیکیورٹی پر سمجھوتہ نہیں کرے گی جبکہ کرکٹ میں واپسی کا فیصلہ پی سی بی ہی کرے گا۔

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

عبداللہ موبائلز اینڈ الیکٹرونکس سنٹر
موبائلز نوکیا، کیو کلب، چائنہ سیٹ
TV چائنہ واشنگ مشین + ڈرائر + سٹیبلائزر + DVD+UPS
پیڈسٹل فین سیلنگ فین، روم کولر
جنریٹر 1KVA سے لے کر 6KVA تک موجود ہیں
ایڈریس: 3/2 دارالبرکات اقصیٰ روڈ بالمقابل سیکرٹریٹ الاقصیٰ
طالب دعا: چوہدری محمد نواز وڑائچ 0345-6336570

ربوہ میں طلوع و غروب 27/اپریل

طلوع فجر	3:59
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:47

نعمانی سیرپ
تیزابیت، خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR
PH:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو......
ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم کیلئے
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
0334-6372030
047-6214226

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

Love For All Hatred For None
BOJAZ CHASH & CARRY
GAS LINES C.N.G
L.P.G STATION
Petroline Filling Station
اسلام آباد ہائی وے پر لہتراڑ روڈ کے سنگم پر پل کھنہ گزر کر اسلام آباد
Tel: 051-2614001-5

FD-10